ہم تمام دینی جماعتوں کے سربراہان سے گذارش کریں گے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں، باہمی فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھیں اور اس اہم مسئلہ پر فوری توجہ دیں۔ اسکا سدباب کریں اور اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اور خود ہاریوں کی مدد کریں۔ اگر وہ مظلوم ہیں تو انہیں ظلم سے نجات دلائیں اور ان میں سے جو مسلمان ہیں ان کے ایمان کا تحفظ کریں اور عیسائی مشنریوں کا راستہ روکیں۔

ہمیں امید ہے کہ ملی یکجہتی کونسل بھی اس طرف فوری توجہ دے گی۔ سندھ کے تھر کے علاقے میں قادیانی بھی اسی انداز میں قادیانیت کی تبلیغ میں مشغول ہیں۔ جہالت اور غربت کا شکار ہونے والے سندھی ان کے دام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہیں بے شمار مراعات دیتے ہیں۔ پانی، بجلی کے علاوہ ڈش انٹینے اور رنگین ٹیلی ویژن فراہم کئے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے براہ راست پروگرام اور مرزا ناصر کے خطبے سنائے جاتے ہیں۔

ہمیں توقع ہے کہ پاکستان کی تمام مذہبی دینی جماعتیں سندھ کے اس پسماندہ علاقے کی طرف فوری توجہ دیں گی اور قادیانیت و عیسائیت کا راستہ روکیں گی۔

کارکنان سنی تحریک اپنی حدود میں رہے...؟

وطن عزیز میں فرقہ واریت کا عفریت پوری طرح مسلط ہے۔ شیعہ سنی فساد تو ایک عرصہ سے ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کی اس کمزوری سے اغیار نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ انہیں بے دست و پا کرنے کے لئے فرقہ واریت کی چنگاری کو ہوا دی اور مسلمان خود مسلمان کا گلا کاٹنے لگا۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دین سے متنفر کرنے اور وطن عزیز کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ پاکستان میں بسنے والے مسلمان پہلے ہی چار مسلکوں میں تقسیم ہیں۔ اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، حنفی بریلوی اور شیعہ۔

لیکن بدقسمتی سے دہشت گردی کے اس دور میں یہ مسالک بدترین حالات کا شکار

ہوئے۔ سیاست میں تشدد کے رجحان کو دیکھ کر تمام مسالک کے اندر ایک ایسا گروہ ضرور وجود میں آیا جن میں جنونیت کی حد تک تشدد پایا جاتا ہے جنھوں نے کتاب و سنت سے ہٹ کر مخصوص شعار اپنائے ہوئے ہیں اور اپنی ہربات پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسلحہ کے زور پر اپنی بات منوانے کی بھونڈی کوشش کی جاتی ہے۔ اس پر بس نہیں بلکہ دیگر مسالک کے خلاف مسلح کارروائی کرنا باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ دوسروں کی مساجد، دینی اداروں پر قبضہ کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر قتل و غارت اور دنگا فساد کرنا ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ حتیٰ کہ یہ تشدد پسند گروہ اپنے مسالک کے اندر بھی فتنہ و فساد کا سبب ہیں۔ ان میں شامل نوجوان اپنے ہی ہم مسالک لوگوں کو بھی قتل کرنے مارنے پیٹنے سے باز نہیں آتے اور انتہائی وحشیانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ان کے سرپرست بڑی بے شرمی سے ایسے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ان کی ایسی غیر اخلاقی اور غیر قانونی کارروائیوں پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انھیں ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ جتنا زیادہ بداخلاق، بدتمیز اور باغی ذہن کا مالک اتنا ہی ان کے نزدیک کار آمد ہوگا۔ دینی مدارس، سکولز اور کالجز سے بھاگے ہوئے، والدین اور اساتذہ کے گستاخ ان کے کیمپوں میں پناہ لیتے ہیں اور پھر ان کے ذریعے تشدد کی کارروائیاں کی جاتی ہیں۔

حال ہی میں میرپور خاص سندھ سے ایک وفد نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا دورہ کیا۔ جن میں مدرسہ بحر العلوم السلفیہ (فرع جامعہ سلفیہ) کے مہتمم اور خازن بھی شامل تھے۔ وہاں کے حالات بیان کرتے ہوئے کارکنان سنی تحریک کی طرف سے آمدہ ایک دھمکی آمیز خط کا تذکرہ کیا اور خط کی نقل بھی پیش کی۔ جس میں انتہائی بے ہودہ زبان استعمال کی گئی اور مطالبہ کیا کہ اہل حدیث اپنی تمام مساجد اور مدارس ان کے حوالے کر دیں کیونکہ یہ میلاد نہیں کرتے اور نہ ہی درود و سلام پڑھتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو انہیں قتل کر دیا جائے گا اور زبردستی ان کی مساجد پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ سنی تحریک بریلوی مکتبہ فکر کے حاملین کی ایک تشدد پسند تحریک ہے۔ جن کے قائد الیاس قادری ہیں۔ ان کا مرکز کراچی میں ہے۔ اس کی شاخیں پورے ملک کے اندر ہیں۔ اس سے قبل کئی مقامات پر یہ تحریک

دہشت گردی اور فتنہ و فساد کا بھیانک مظاہرہ کر چکی ہے اور زبردستی مساجد پر قبضہ کی کارروائیاں کر چکی ہے۔ اب اسی طرح مزید کارروائیوں کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن ہم انہیں مخلصانہ اور ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلوں پر نظرثانی کریں اور اپنے رویوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ اسی میں ان کی بھلائی ہے اور ایسا طریقہ اختیار کریں جس میں خود بھی جئیں اور دوسروں کو بھی جینے دیں۔

تشدد اور مار دھاڑ کی پالیسیوں کو ترک کریں، کیونکہ دین ہمیں رواداری موت کا درس دیتا ہے۔ اختلاف رائے کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔ کیونکہ تشدد اور دھمکی آمیز طریقہ اور رجحان خود ان کے لئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ اہلحدیث بھی دیگر مسالک کے مسلمانوں کی طرح اس وطن کے معزز شہری ہیں۔ انہیں بھی اخلاقاً و قانوناً وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو سنی تحریک میں شامل افراد کو حاصل ہیں۔ اہلحدیث کی مساجد اور تعلیمی ادارے اسی طرح مقدس اور محترم ہیں جس طرح دیگر مسالک کی مساجد! لہٰذا ان کی مساجد میں زبردستی قبضہ مساجد کے آداب کے نہ صرف منافی تصور ہوگا بلکہ ایک باغیانہ اقدام بھی۔ جس کے دفاع کے لئے اہلحدیث بھی اخلاقاً و قانوناً اپنا حق محفوظ رکھتے ہیں اور خاص کر موجودہ حالات میں اہلحدیث اینٹ کا جواب پتھر سے دینا بھی جانتے ہیں۔ انہیں مجبور نہ کیا جائے کہ وہ بھی کوئی سخت اقدام اٹھائیں۔ ہم حکومت سندھ کو بھی متنبہ کرتے ہیں کہ کارکنان سنی تحریک کو لگام ڈالیں ورنہ تمام تر حالات کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔

میرپور خاص سندھ میں بسنے والے تمام اہلحدیث نہایت محترم اور معزز ہیں۔ ان کے خلاف کسی کارروائی کو ہم اپنے خلاف کارروائی تصور کرتے ہیں۔ لہٰذا سنی تحریک کے کارکنان اپنی حدود میں رہیں۔